Al-Azhār

ISSN (Print): 2519-6707

Volume 7, Issue 2(July- December, 2021)

Issue:http: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/issue/view/17

URL: http://www.al-azhaar.org/index.php/alazhar/article/view/275

Article DOI: https://doi.org/10.46896/alazhr.v7i02.275

Title The Qur'an, the Orientalism and the Encyclopedia of the Qur'an (Brill); An introductory and critical study,”

Author (s): Dr Hafiz Muhammad Hammad , Dr Hafiz Ahmad Hammad,

Received on: 29 July, 2021

Accepted on: 29 November, 2021

Published on: 25 December, 2021

Citation: Dr Hafiz Muhammad Hammad ,Dr Hafiz Ahmad Hammad, “"The Qur'an, the Orientalism and the Encyclopedia of the Qur'an (Brill); An introductory and critical study,” Al-Azhār: 7 no, 2 (2021):394-409

Publisher: The University of Agriculture Peshawar

Click here for more

قرآن، تحریک استشراق اور انسائیکلوپیڈیا آف قرآن (برل): ایک تعارفی و تنقیدی مطالعہ

The Qur'an, the Orientalism and the Encyclopedia of the Qur'an (Brill); An introductory and critical study

*ڈاکٹر حافظ محمد حماد

**ڈاکٹر حافظ أحمد حماد

Abstract

Orientalism is the name of western thinking, and its foundation is based on the ideology of racial division of east and west. A very common definition of Orientalism known as the involvement of noneastern people in the eastern languages, civilization, philosophy, literature and religion and to get themselves busy in its study.

The definition of Orientalist according to latest Oxford Dictionary is also indicates that the orientalist is one who gets skill in the eastern literature and studies. Although Orientalism Movement is known as the educational movement, but it is not difficult to decide for the student of history of this movement that the actual purpose under which this movement was initiated was religious. Orientalism started as a religious and cultural movement searching in the Arab World to know about the Arab's religion, culture, history, and tradition. They tried hard to dig deeply in the Arab's religion through the Holy Quran, Sunnah, the history of the prophet's life and his companions, and in the Arabic Language and any other details related to their culture. In their studies, they created many misconceptions regarding Quran. The objective of this article is to highlight this orientalism movemnt's real objective by presenting their studies regarding religion especially regarding Quran and their misconceptions. It will also focus on an encyclopedia of Quran published by Brill, its introduction and some positive and negative aspects followed by some important results.

Key words: orientalism, encyclopedia, Quran, Brill

....

**اسسٹنٹ پروفیسر: اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور،

** اسسٹنٹ پروفیسر: دعوۃ اکیڈمی، بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی، اسلام آباد،

تحریک استشراق کا تعارف:

حکمت الٰہی اس بات کی متقاضی تھی کہ نبی کریم ﷺ کی بعثت سے پہلے آسمانی تعلیمات میں اس کے حاملین کی طرف سے تحریف اور اس کی اصل شکل و صورت میں جوہری تبدیلی ہونے کے بعد ایسی کتاب کا اہتمام کرے جو تا قیامت تحریف و تصریف سے محفوظ اور اپنی اصل شکل میں قائم رہے، تاکہ بنی نوع انسان اس غیر منحرف و متبدل تعلیمات سے تا قیامت مستفید ہوتی رہے۔ اس حکمت کے پیش نظر اللہ تعالی نے اپنی آخری نبی ﷺ پر قرآن کریم کا نزول فرمایا اور اس کی حفاظت کا اہتمام بھی فرمایا۔

قرآن کریم ایک ایسی کتاب ہے جس کا نزول مکمل ہونے کے بعد اس نے کئی طرح سے تقریباً تمام اقوام عالم پر اپنے اثرات چھوڑے ہیں۔ مختلف لوگوں نے اس کا مطالعہ مختلف انداز سے کیا ہے۔ کچھ لوگوں نے اس سے ہدایت حاصل کرنے کی غرض سے اس کا مطالعہ کیا اور دنیا میں اس کے ذریعے عروج پایا۔ جب کہ بعض لوگوں نے اسے غیر الہامی کتاب ثابت کرنے کے لیے اس کو موضوع بحث بنایا۔ پہلی کتب و صحائف کے مخاطبین جو اپنی طرف نازل شدہ تعلیمات کی حفاظت کا اہتمام کرنے کی بجائے اس میں معنوی و لفظی تغیر کرتے رہے وہ کیسے اس آخری کتاب ہدایت کی حفاظت کو برداشت کر سکتے تھے؟ چنانچہ ایک جماعت نے اپنے خاص اہداف و مقاصد کے پیش نظر قرآن کریم کا مطالعہ کیا اور اس مطالعہ کے بعد اس کے متن میں شکوک و شبہات پیدا کرنے کے لیے کئی طرح سے لفظی و معنوی تحریف کے ذریعے اس کے منزل من اللہ ہونے پر سوالات اٹھائے۔ اس جماعت کو مستشرقین کہا جاتا ہے۔ اگرچہ بعض مستشرقین نے ذوق مطالعہ سے اس قرآن مجید کی آفاقیت کا اقرار کیا اور مسلمان ہوئے۔ اور تحریک استشراق کے مطالعہ کی جہات میں بھی بتدریج تبدیلی رونما ہوئی، لیکن تاریخ کا مطالعہ یہی بتاتا ہے کہ اس تحریک کی ابتداء منفی پہلو سے ہی ہوئی۔

والمستشرقون يلتقون مع المبشرين في الأهداف؛ فكلهم يهدف إلى إدخال المسلمين في النصرانية، أو رد المسلمين عن دينهم، أو _في الأقل_ تشكيكهم بعقيدتهم, كما أن من أهدافهم وقف انتشار الإسلام[1].

"مستشرقین اور مبشرین (عیسائیوں کی تحریک) کے اہداف مشترک ہی ہیں، ان سب کی کوششوں کا محور مسلمانوں کو عیسائیت میں داخل کرنا یا انہیں مذہب بیزار بنانا ہے۔ اور نہیں تو کم از کم ان کے عقائد میں

تشکیک پیدا کرتے ہوئے اسلام کے پھیلاؤ کو روکنا ہے"[2].

استشراق کی تعریف:

"غیر مشرقی لوگوں کا مشرقی زبانوں، تہذیب، فلسفہ اور علوم و آداب میں مشغول ہونا"۔[3]

پھر اس تعریف نے مزید تدریجی و ارتقائی مراحل طے کیے، منجد کی لغوی تعریف عام تھی۔ یعنی "العالم باللغات والآداب والعلوم الشرقية"۔

جب کہ حقیقت میں ان علماء نے انتہائی محدود مطالعہ پیش کیا۔ کیونکہ جوں جوں مستشرقین کی کوششیں، خصوصی مطالعہ کے میادین اور اہم تصانیف منظر عام پر آئیں تو اس کی تعریف بھی اپنے اصل مفہوم کے مطابق محدود ہوتی گئی۔ مستشرقین کا بالخصوص صرف اسلامی ممالک کی تہذیب و ثقافت کا مطالعہ نیز اسلامی مصادر و لغات کا دراسہ اور تجزیہ اس بات کا متقاضی تھا کہ کلمہ استشراق کو صرف اسلامی ممالک کی ثقافت نیز اسلامی علوم کے مطالعہ تک محدود کیا جائے۔ چنانچہ اس وقت استشراقی تصنیفات اور شخصیات کے نظریات پرکھنے کے بعد ایک جامع تعریف جو کلمہ "استشراق" کی وضاحت کرے، درج ذیل ہے:

"اہل مغرب کا بالعموم اور یہود و نصاری کا بالخصوص مشرقی اقوام کے علوم و آداب کا مطالعہ بالعموم اور اسلامی مصادر و علوم، تہذیب و ثقافت کا مطالعہ بالخصوص عموماً متعصب فکر کے ساتھ مغربی علوم کے تسلط اور اسلامی مصادر اور علوم و فنون کی تحقیر کی نیت سے کرنے والے مستشرقین کہلاتے ہیں، جبکہ ایسی تحریک استشراقی تحریک کہلاتی ہے"[4]

خود بعض معاصر مستشرقین نے اس متعصبانہ انداز مطالعہ اور تنگ نظری کی طرف اپنی کتب میں اشارہ کیا ہے: ایڈورڈ سعید نے اپنی کتاب "Orientalism and western *conceptions of the Orient*" میں لکھتا ہے:

"Orientalism is a style of thought based upon an ontological and epistemological distinction made between 'the Orient' and (most of the time) 'the Occident.'" Said argued that his distinction emphasized the supremacy of the Occident versus the inferiority of the Orient[5]"

گویا مشرقی علوم و فنون کے مطالعہ کرنے کا وہ انداز جس میں مغربی علوم کا تسلط قائم کرنا اور مشرقی علوم کی بے

توقیری کا منہج عیاں نظر آئے استشراقی تحریک کا یہ پہلو زیادہ نمایاں طور پر دیکھا جا سکتا ہے۔ اسی چیز کو بعض عرب علماء نے اپنی تعریفات میں ذکر کیا ہے کہ "دراسة الشرق وعلومه من علماء الغرب بوصفه نمطا من الإسقاط الغربي على الشرق و إرادة السيطرة عليه"[6]

تحریک استشراق کی ابتدا، مستشرقین کے طبقات:

مستشرقین نے مشرقی علوم وفنون، لغات و ادب اور مذاہب کا مطالعہ یا تو ان علوم سے استفادہ کی غرض سے کیا یا صرف ان میں تشکیک پیدا کرنے کی غرض سے ان میں غوطہ زن ہوئے۔ اس تحریک کا نقطہ آغاز ساتویں صدی میں ہوا جب مشرقی اہل کتاب کا نمائندہ "یوحنا دمشقی" جو کہ خلیفہ ہشام کے زمانہ میں بیت المال میں ملازم تھا، اس نے ملازمت ترک کرکے فلسطین کے ایک گرجا میں مسلمانوں کی تصانیف کے مطالعہ میں مشغول ہوا، اور اسلام کی تردید میں مختلف کتابیں لکھیں، جن میں دو کتابیں مشہور ہوئیں۔ "محاورۃ مع المسلم" اور "ارشادات النصاری فی جدل المسلمین۔"[7]

عموماً تحریک استشراق اور ان کی کاوشیں اسی رجحان کے پیچھے چھپی ہوئی ہیں جس کی ابتداء ساتویں صدی میں یوحنا دمشقی کے اسلام مخالف تصنیفات سے ہوئی۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ مستشرقین نے من حیث المجموع ان مختلف اسلامی علوم جیسے قرآن کریم، حدیث مبارکہ، اسلامی فقہ، اسلامی تاریخ، عربی کے مطالعہ کو مکمل طور پر نظر انداز کیا۔ البتہ ان کی بنیاد میں وہی تعصب کارفرما ہے جو ابتداء ہی سے یہود و نصاری اور ان کے علماء میں موجود تھا۔ اسی فکر اور نظریہ کو مختلف پیرائے میں معاصر استشراق نے نئے انداز اور منہج کے ساتھ پیش کیا۔ بالخصوص قرآن کریم کے بارہ میں ان کے نظریات و افکار بالکل مقلدانہ اور متعصبانہ ہی رہے ہیں۔ اس لحاظ سے مستشرقین کو تین طبقات میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ معتدل مزاج مستشرقین، متعصب مستشرقین، پیشہ ور مستشرقین نیز ایک اور طبقہ بھی ان میں شامل کیا جا سکتا ہے جو اسلام کے مطالعہ کے بعد مسلمان ہو گئے تھے[8]۔

معتدل مزاج مستشرقین کا گروہ یا جماعت وہ ہے جو پیدائشی اپنے دین یہودیت یا عیسائیت کے زیر اثر تھے اس لیے ان کا اپنے ادیان سے متاثر ہونا طبعی امر تھا۔ اس لیے ان سے یہ توقع رکھنا کہ وہ اسلام اور اس کی

تعلیمات و مصادر کو اسی نظر سے دیکھیں جس نظر سے مسلمان دیکھتے ہیں انصاف کے تقاضوں کے خلاف ہے۔ البتہ انہوں نے اپنے نظریات میں انصاف سے کام لیا اور اپنی تحریروں میں کسی حد تک اسلام کی حقانیت کا اِقرار کیا اگر چہ ان کے نظریات و خیالات میں بھی خامیاں موجود ہیں۔ ان میں فرانسیسی مستشرق کا سن پریسیول (1795)، گارڈ فرلے ہگنز (1773)، جرمن مستشرق یوہان جے ریسکے شامل ہیں۔[9]

تحریک استشراق کے اسی معتدل مزاج طبقہ کی ایک کاوش بیسویں صدی کے آخر اور اکیسویں صدی کی ابتداء میں منظر عام پر آئی جس میں انہوں نے قرآن کریم کے حوالہ سے مختلف نکتہ ہائے نظر رکھنے والے مسلم و غیر مسلم علماء کے مقالات کا ایک انسائیکلوپیڈیا تیار کیا کہ جو قرآن کریم کا مختلف پہلوؤں سے تعارف پیش کرتا ہے۔ چونکہ یہ کام بہر حال تحریک استشراق کی زیر اثر پایہ تکمیل کو پہنچا اس لیے اس کا باریک بینی سے جائزہ پیش کرنے اور اس انصاف کے اصولوں کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے مثبت و منفی پہلوؤں کو اجاگر کرنا ایک مسلمان عالم کی ذمہ داری بھی ہے اور قرآن سے محبت کا عالمانہ انداز بھی ہے۔

انسائیکلوپیڈیا آف قرآن (برل) کا تعارف:

مغربی ممالک کے ماہرین کی ایک جماعت نے ایک خصوصی قرآنی انسائیکلوپیڈیا تصنیف کیا جسے انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کہا جاتا ہے۔ اس جماعت میں شامل مدیران اور مشیران کی زیادہ تر تعداد مغربی مستشرقین کی ہے جب کہ ان میں کچھ عرب اور مسلمان ماہرین بھی شامل ہیں۔ اس انسائیکلوپیڈیا کو اشاعت کے سلسلہ میں ہالینڈ کے معروف پبلشنگ ادارہ بریل کی خدمات حاصل ہیں۔ اس منصوبے پر 1993 میں کام شروع ہوا اور 2006 میں مکمل ہوا۔

پچھلی صدی میں مستشرقین کے تیار کردہ اسلامی انسائیکلوپیڈیا کے بعد یہ انسائیکلوپیڈیا معاصر مستشرقین کی تحقیقی کاوش کا ایک اور نادر نمونہ ہے۔ یہ علم و تحقیق کے بہترین مضامین اور ریسرچ آرٹیکلز کا ایک مجموعہ ہے جو قرآن پاک پر مرکوز ہے اور اس سے بالواسطہ یا بلاواسطہ تعلق رکھتا ہے- واضح رہے کہ قرآن کی تفسیر، اسلامی تفسیری ورثہ اور اس کے مفسرین اس میں شامل نہیں ہیں-

اس انسائیکلوپیڈیا کو مغربی سکالرز اور مسلم محققین نے خوب سراہا اور پسند کیا، جب کہ بعض ماہرین

نے [جن میں مغربی سکالرز اور مسلم محققین شامل ہیں]اس میں کچھ کمزوریوں کی نشاندہی کی ہے[10]۔ جن کا تعلق اس کے علمی پائے، منہج اور بنیادی نوعیت کی خامیوں سے ہے، الغرض ماہرین نے اس کے بارے میں تحقیقات کی ہیں اور مضامین لکھے ہیں جو طریقہ کار، مواد اور درجہ بندی کی سطح پر اس کے مثبت اور منفی پہلوؤں کو عیاں کرتے ہیں۔

جنرل ایڈیٹر کا تعارف:

انسائیکلوپیڈیا کا دیباچہ ایک امریکی مسیحی خاتون نے لکھا ہے جو کہ اس انسائیکلوپیڈیا کی جنرل ایڈیٹر بھی ہے۔ ذیل میں اس کا مختصر تعارف پیش کیا جارہاہے: جان ڈمن مکیلف امریکہ کی مشہور جارج ٹاؤن یونیورسٹی واشنگٹن ڈی سی استاد ہیں اور مشہور معاصر مستشرقین میں اس کا شمار ہوتا ہے۔اس خاتون پروفیسر کا تخصص قرآنیات ہے۔ان کی بحوث اور تصنیفات اور مقالات اسلامیات، قرآنی علوم نیز اسلام اور مسیحیت کے درمیان مشترک و مختلف پہلوؤں پر محیط ہیں۔ اس نے واشنگٹن ڈی سی کے ٹرینیٹی کالج سے فلسفہ میں بی اے کی ڈگری حاصل کی۔ پھر مذہبی علوم میں ماسٹر کی ڈگری اور بعد میں ٹورنٹو یونیورسٹی کینیڈا سے اسلامیات میں ڈاکٹریٹ کی ڈگری حاصل کی۔

وہ جارج ٹاؤن یونیورسٹی میں کالج آف سوشل سائنسز کی صدر کے عہدے پر 1999 سے 2008 تک فائز رہیں۔ اس کے ساتھ وہ شعبہ تاریخ اور شعبہ عربی و اسلامیات میں پروفیسر بھی رہیں۔ اس کے علاوہ ٹورنٹو یونیورسٹی میں مشرق وسطیٰ کی تہذیبیں اور شعبہ اسلامیات کے سربراہ کے طور پر خدمات سرانجام دیتی رہیں، اور برائن ماور کالج کے آٹھویں صدر 2008-2013 بھی رہ چکی ہیں[11]

اس خاتون پروفیسر نے قومی اور بین الاقوامی سطح پر عیسائی اسلامی مکالمے میں بھرپور حصہ لیا ۔ مسلمانوں کے ساتھ مذہبی تعلقات کے لیے ویٹیکن میں قائم ایک کمیٹی میں کام کیا نیز 2004 میں امریکن اکیڈمی آف ریلیجن کے بورڈ آف ڈائریکٹرز کے صدر کے عہدہ پر بھی فائز رہیں۔

حال ہی میں شائع ہونے والے انسائیکلوپیڈیا آف قرآن (لیڈن، برل 1993-2006) کی جنرل ایڈیٹر اور اس کی چھے جلدوں پر نظر ثانی کمیٹی کی سربراہی کی ذمہ داری اسی خاتون نے سرانجام دی

ہے۔ قرآنیات کے باب میں مستشرقین کے معاصر کام میں اس انسائیکلو پیڈیا کو سب سے اہم سمجھا جاتا ہے۔ قرآنی تحقیق کے میدان میں مستشرقین کا یہ ایک تازہ ترین کارنامہ ہے۔ اسی طرح عالمگیریت (عولمہ) کی دنیا میں پوسٹ گریجویٹ مطالعہ کے میدان میں ایک امریکی- برطانوی کورس، جس کی بنیاد برطانوی وزیر اعظم گورڈن براؤن نے سال 2006 میں رکھی تھی، اس کی تحقیقاتی کمیٹی میں شامل پانچ امریکی پروفیسرز میں سے ایک ہیں[12]۔

اہم تصنیفات و مقالات:

جان ڈمن میکیلف نے مختلف اسلامی موضوعات پر قلم اٹھایا ہے اور بالخصوص قرآنیات کے باب میں خاص طور پر تفسیر طبری اور تفسیر ابن کثیر نیز امام ابن تیمیہ کے اصول تفسیر پر مختلف مقالات پیش کیے ہیں۔ اسی طرح اسلام میں عورت کی حیثیت نیز ازواج مطہرات میں سے حضرت عائشہ کی زندگی کے بعض گوشوں پر نقد کی ہے۔ اسی طرح حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا اور حضرت مریم علیہا السلام کی زندگیوں سے استشہاد کرتے ہوئے قرآن کریم میں عورت کی حیثیت و مقام پر اپنا نکتہ نظر پیش کیا ہے[13]۔

انسائیکلوپیڈیا کے مقاصد اور پالیسیاں:

اس انسائیکلوپیڈیا پر کام کی سربراہ، جین ڈمن میکالیف نے انسائیکلوپیڈیا کے تعارف میں اس کے مقاصد اور عمومی پالیسیاں بیان کیں ہیں، جہاں انہوں نے کہا:

"ہم نے اس انسائیکلوپیڈیا میں اپنے کام کو شروع کرتے وقت ہی یہ طے کر لیا تھا کہ ہم اپنے کام پر مسلسل نظر ثانی کرتے رہیں گے اور اسے بہتر سے بہتر بناتے رہیں گے ہمارا ہدف ہے کہ ایک سورس تیار کیا جائے جو قرآنی تحقیق اور مطالعہ میں سب سے بڑی کامیابی حاصل کرے- ساتھ ہی ہم نے ارادہ کیا کہ یہ انسائیکلوپیڈیا آنے والی دہائیوں میں قرآن کے میدان میں وسیع تر تحقیق کے لیے ایک ترغیب پیدا کرے- انسائیکلوپیڈیا میں مختلف سائز کے مندرجات جیسے: مضامین اور مختلف آراء اور علوم القرآن میں اصل تحقیقات وغیرہ یہ سب وہ بہترین سرمایہ ہے جس تک ہم پہنچے، یہ گزشتہ صدیوں کے ڈیٹا کے لیے ہمارے احترام کو یقینی بناتا ہے اور ساتھ ہی ساتھ اس صدی کی کامیابیوں کو بھی فروغ دیتا ہے"[14].

اس انسائیکلوپیڈیا کی تصنیف کے حوالے سے یہ نقطہ نظر ماضی اور مستقبل کو ایک خاص اہمیت دیتا ہے، ساتھ ہی ساتھ یہاں ایک اور اہم امید باقی ہے-وہ یہ ہے کہ قرآنی تحقیق اور علوم کو علمی اسکالرز اور پڑھے لکھے قارئین کے ایک وسیع طبقہ تک رسائی فراہم کی جائے۔- اس انسائیکلوپیڈیا کے تمام مضامین بالواسطہ یا بلاواسطہ تقریباً قرآن کی تفسیر کا ہی ایک سلسلہ ہے--- قرآنی انسائیکلوپیڈیا کے منتظمین تمام تر کوشش اور محنت کو اس بات پر مرکوز رکھا ہے کہ انسائیکلوپیڈیا کے اوراق میں اجتماعیت کا رنگ برقرار رہے اور ہم آہنگی نظر آئے تاکہ یہ انسائیکلوپیڈیا قرآن پر درست سائنسی تحقیق کی وسیع تر ممکنہ کرن بن کر شائع ہو"[15]

انسائیکلوپیڈیا کا ڈھانچہ:

انسائیکلوپیڈیا میں بحوث کو انگریزی حروف تہجی کی بنیاد پر ترتیب دیا گیاہے۔۔ کل بحوث کی تعداد 694 ہے۔ کل 6 جلدیں ہیں اور پہلی پانچ جلدوں میں بحوث کی تقسیم مندرجہ ذیل ہے:

جلد 1=176 بحوث

جلد2=155 بحوث

جلد3=122 بحوث

جلد4=115 بحوث

جلد5=126 بحوث

یہ بحثیں دو طرح کی ہیں[16]:

نمبر 1: انسائکلو پیڈیا میں موجود تحقیقی مواد کا زیادہ حصہ اسی قسم پر مشتمل ہے۔ اس میں اشخاص، تصورات، مقامات، اقدار، اعمال اور ان واقعات کے مندرجات شامل ہیں جو قرآنی متن میں پائے جاتے ہیں یا قرآنی متن سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر: بحث "ابراہیم" اس میں اس ابراہیم کے کردار کی تلاش ہے جو نص قرآنی میں مذکور ہے۔

نمبر 2: اس قسم میں وہ تحقیقات ہیں جن کا تعلق قرآنی علوم اور ابحاث سے ہے جیسے (قرآن وعلم التواریخ، قرآن اور فن تعمیر)۔ واضح رہے کہ کچھ مندرجات قرآنی نہیں ہیں، جیسے: ایٹم، افریقی آداب، افریقہ کے رہنے

والے امریکی وغیرہ۔

اور آخری جلد یعنی چھٹی جلد پانچ تفصیلی فہرستوں (اشاریوں) پر مشتمل ہے ، جس کے 860 صفحات ہیں۔ ان فہارس کو درج ذیل عناوین یا ترتیب سے سے مرتب کیا گیا ہے:

1- محققین کے ناموں اور ان کی علمی قابلیت وغیرہ کی فہرست، حروف تہجی کے اعتبار سے [17]

اس فہرست میں ان مقالہ نگاروں کے نام ہیں جنہوں نے اس انسائیکلوپیڈیا میں مقالات لکھے ہیں، ہر محقق کے تصنیف کردہ مضامین کے عنوانات، اور جس ادارہ یا یونیورسٹی سے ان کا تعلق ہے، اس کی تفصیل بھی اس فہرست میں ہے۔

2- جامع فہرست [18]

اس میں تمام مضامین اور عنوانات حروف تہجی کے اعتبار سے دیے گئے ہیں۔ یہ فہرست جلدوں کے لحاظ سے ہے۔ اس فہرست کے مطابق پہلی جلد میں وہ عنوانات ہیں جو بالترتیب C,B,A اور D سے شروع ہوتے ہیں۔ دوسری جلد E سے I تک ہے تیسری J سے O، چوتھی P سے SH اور پانچویں جلد SI سے Z تک کے عنوانات پر مشتمل ہے۔ اس میں پہلے عنوان ذکر کیا جاتا ہے، پھر مصنف کا نام اور اس کے بعد سامنے وہ صفحات مذکور ہوتے ہیں جہاں وہ مضمون موجود ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ وہ کلیدی الفاظ جن کا تذکرہ انسائیکلوپیڈیا میں بغیر کسی معلومات کے کیا گیا ہے اور وہ قاری کو دوسرے ابواب کی طرف رہنمائی کرتے ہیں جہاں اس موضوع کو وسیع تر انداز میں زیر بحث لایا گیا ہے وہ اس فہرست میں مذکور نہیں ہیں۔

3- اعلام، مقامات اور مذہبی یا سماجی گروہوں کی فہرست [19]۔

یہ PROPER NAMES کی فہرست ہے۔ اس میں انسائیکلوپیڈیا میں آنے والے تمام مذہبی یا سماجی گروہوں، شخصیات اور مقامات کے ناموں درج کیا گیا ہے۔ پہلے نام ہوتا ہے اور اس کے سامنے وہ تمام صفحات جہاں جہاں اس شخصیت، گروہ یا جگہ کا ذکر آیا۔ شخصیات کے ناموں کے ساتھ ان تواریخ وفات بھی ہجری اور میلادی سنین میں مذکور ہیں۔ یہ تواریخ وفات انسائیکلوپیڈیا کے مضامین سے یا پھر اور دستیاب حوالوں

سے لی گئی ہیں۔ شخصیات کے ناموں کے سلسلہ میں اگر ابتدائی اور ثانوی مصادر میں اختلاف ہے تو اس کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے۔ اسی طرح شخصیات کے ناموں کے ساتھ، حروف تہجی کی ترتیب کو متاثر کئے بغیر، ان کے القابات اور نسب وغیرہ کا بھی ذکر ہے جس سے قاری جان سکتا ہے کہ اس نام سے کون سا مسمی مراد ہے۔ اور اگر کوئی نام ایسا ہے جو کسی شخصیت کا بھی ہے اور اس سے کلیدی لفظ بھی بن رہا ہے جو کسی مضمون کا عنوان ہے تو صفحہ نمبر اور خانہ بولڈ کر دیا جاتا ہے۔

بعض صورتوں میں، اصطلاح کے ذکر کے بعد تکنیکی اصطلاحات کا لفظی ترجمہ ان کے ساتھ قوسین میں دیا جاتا ہے۔

4- عربی الفاظ اور کلمات کا اشاریہ (فہرست)[20]

یہ عربی الفاظ اور مختصر جملوں کی ایک طویل معجم ہے جس میں ان عربی الفاظ اور جملوں کو درج کیا گیا ہے جن کی انگلش میں transliteration کر کے انہیں انسائیکلوپیڈیا میں شامل کیا گیا ہے۔ اور یہ عربی لغات [ڈکشنری] کی اس حروف تہجی والی ترتیب کے مطابق ہے جس میں سہ حرفی عربی مادہ کا لحاظ رکھا جاتا ہے۔ اور جس طرح لغات میں ہوتا ہے کہ کہ اصل مادہ سے نکلنے والے افعال کو اسماء سے پہلے ذکر کیا جاتا ہے اسی طرح اس فہرست میں بھی افعال کو اسماء سے پہلے لایا گیا ہے اور افعال میں فعل ماضی کے مذکر کے صیغے کو ذکر کیا گیا ہے۔

اس کے بعد اسماء کو اسی ترتیب کے ساتھ درج کیا گیا ہے جس ترتیب سے وہ انسائیکلوپیڈیا میں آئے ہیں۔ جبکہ مونث اور جمع کے صیغے کبھی تو ماضی مذکر کے بعد درج کئے گئے ہیں اور کبھی انسائیکلوپیڈیا میں ان کے مقام کے مطابق الگ الگ۔

جیسا کہ ان باتوں سے ظاہر ہو رہا ہے اس فہرست کا مقصد ایک جامع قرآنی قاموس تیار کرنا نہیں ہے بل کہ محققین کے لئے انسائیکلوپیڈیا میں موجود عربی الفاظ تک رسائی کے لیے آسانی فراہم کرنا ہے۔

جہاں تک چھوٹے عربی جملوں کا تعلق ہے تو وہ اس فہرست میں بڑے پیمانے پر نہیں ہیں۔ اور جو شامل کیے گئے ہیں وہ ذاتی رائے کی بنیاد پر منتخب کردہ ہیں۔ اس لیے قاری کو چاہیے کہ جملہ تلاش کرنا ہو تو اس جملہ میں موجود ہر لفظ کے مادہ کے تحت اسے تلاش کرے۔

مزید یہ کہ ترتیب لگاتے ہوئے اداۃ تعریف [الف لام] اور قوسین میں مذکور عبارات سے صرف نظر کیا گیا ہے۔

بعض اوقات صفحہ نمبر اور خانہ بولڈ نظر آئے گا۔ ایسا اس وقت ہو گا جب عربی لفظ عنوان بن رہا ہو۔

5- قرآنی حوالہ جات اور قرآنی آیات اور سورتوں کی فہرست (اشاریہ)[21]

آخری اشاریہ انسائیکلوپیڈیا کی پہلی پانچ جلدوں میں مذکور قرآنی آیات اور سورتوں کی فہرست ہے۔ اس فہرست کا مقصد یہ ہے کہ انسائیکلوپیڈیا میں موجود ہر قرآنی نص اور قرآنی حوالہ تک رسائی حاصل کی جا سکے۔ اس میں وہ مقامات بھی شامل ہیں جہاں کسی صورت کا نام آیا ہے اور وہ بھی جہاں کسی سورت یا آیت کا نمبر دیا گیا ہے۔

اسی طرح قرآنی اقتباسات کو قرآنی سورتوں کی ترتیب سے جمع کیا گیا ہے۔ یعنی سورہ فاتحہ سے ابتدا کی گئی ہے اور سورہ الناس پر اختتام۔ اور اگر کسی سورت کے ایک سے زیادہ نام ہیں تو وہ نام درج کیا گیا ہے جو قاہرہ والے ایڈیشن میں آیا ہے۔

ہر سورۃ کی فہرست میں انسائیکلوپیڈیا کی جلدوں کی ترتیب سے پہلے ان مقامات کا ذکر ہے جہاں وہ سورۃ مکمل آئی ہے۔ اس کے بعد ان مقامات کا جہاں اس سورۃ کی بعض آیات آئی ہیں۔

اس طرح پہلے ان مقامات کا ذکر ہے اس سورت کی آیات مجموعہ آیا ہو، پھر ان مقامات کا بالترتیب ان مقامات کا جہاں اس مجموعہ کی کچھ آیات آئی ہوں اور اس کے بعد ان مقامات کا جہاں اس مجموعہ کی فرداً فرداً آیات آئی ہوں۔

اور اہم بات یہ ہے کہ ان مقامات کے صرف صفحہ نمبر ہی نہیں دیے گئے بلکہ جن مضامین میں وہ آیات آئی ہیں ان کے عنوانات بھی ساتھ دیے گئے ہیں۔ اس سے نہ صرف یہ پتہ چل جاتا ہے کہ قرآنی اقتباسات اور حوالہ جات کہاں کہاں آئے ہیں بلکہ محقق جن موضوعات میں دلچسپی رکھتا ہے آسانی کے ساتھ ان کا بھی سرسری جائزہ لے سکتا ہے۔

واضح رہے کہ وہ آیات جن کے مخصوص نام ہیں مثلاً آیۃ الکرسی، آیۃ النور وغیرہ، اگر ان کا ذکر

انسائیکلوپیڈیا میں ان کے ناموں کے ساتھ آیا ہے، سورۃ اور آیت کا نمبر نہیں دیا گیا تو وہ اعلام والی فہرست میں ملیں گی۔

انسائیکلوپیڈیا کے تراجم:

انسائیکلو پیڈیا آف قرآن لیڈن کا فارسی ترجمہ بھی ہو رہا ہے۔اس کی پہلی چار جلدیں بالترتیب 2013، 2014، 2015 اور 2017 میں طہران [ایران] سے منشورات الحکمۃ کی طرف سے شائع ہو چکی ہیں اور باقی دو جلدوں یعنی پانچویں اور چھٹی جلد کا ترجمہ ہو رہا ہے۔

نتیجہ بحث:

- انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کا مطالعہ و تعارف اسلام اور قرآن کے بارہ میں استشراقی نکتہ نظر میں تبدیلی کا اشارہ دیتا ہے۔اس تحقیقی منصوبہ میں کام کا طریقہ کار مثبت، تحقیق کا غیر متعصب منہج نظر آتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ایسے قرآنی نظریات و مباحث جو صرف استشراق کا خاصہ تھا، جن کے پیچھے تعصب اوراسلام دشمنی جیسے محرکات کے سوا کچھ نہ تھا وہ مباحث اور نظریات اس انسائیکلوپیڈیا میں جگہ نہیں پا سکے۔
- یہ ایک حقیقت ہے کہ اس تحریک کو عیسائی مصنفین نے مخالفانہ مقاصد کے ساتھ شروع کیا تھا، جب قرون وسطی کے کاموں پر بحث مباحثے کا غلبہ تھا۔اس تحریک کے دیگر کاموں کے ساتھ مغربی ذہن کے عکاس تراجم قرآن نے مغرب میں بالخصوص گہرے اثرات مرتب کیے تھے۔ لیکن اب اسی استشراقی تحریک کا قرآن کے بارہ میں بدلا ہوا ہو نکتہ نظر اس انسائیکلوپیڈیا میں دیکھا جا سکتا ہے۔ قرآن کریم کو فریب، دجل اور بشری تصنیف کہنے والے اب اسے ایک مقدس متن کے طور پر تسلیم کرتے ہیں، اس تبدیلی اور نکتہ نظر کو بہر حال سراہا جانا چاہیے۔
- بہت سے مغربی دانشور مسلم عیسائی تعلقات میں بہتری اور علمی مباحثہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔ مسائل کی بہتر تفہیم کے لیے حقائق کو تسلیم کرنے اور مثبت طریقہ سے علمی منصوبوں کی تکمیل کے لیے کوشاں نظر آتے ہیں۔ مثلاً منٹگمری واٹ نے اپنے ساتھیوں کو نصیحت کی ہے کہ اسلام کے بارہ میں پرانے اور متعصبانہ نظریات کا رد کریں اور اس کے مثبت تصور کو فروغ دیں[22]۔

- یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ موجودہ مغربی مصنفین میں سے کئی ایک نے خود کو اس متعصبانہ اور غیر مصنفانہ نظریات و آراء سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ اگرچہ وہ بہت کم ہیں، لیکن اس مثبت تبدیلی کا بھی خیر مقدم ہونا چاہیے ۔ ان میں جرمن مستشرق AnnemarieSchimmal ، اسی طرح برطانوی مستشرق Karen Armstrong، امریکی سکالر John Esposito اور امریکن فلسفی William Chittick جیسے نام شامل ہیں۔ یہ اور اسی طرح کے دیگر مغربی مصنفین ہیں جو اسلام کا صحیح اور منصفانہ مطالعہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔
- بہر حال ان تمام تر مثبت کوششوں کے باوجود عیسائی علماء کی پرانی تحریروں نے مغربی محققین اور مغربی افکار کو شدت سے متاثر کیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کی شکل میں مغربی محققین کا قرآنیات کے باب میں یہ کام استشراقی تحریک میں ظاہری تبدیلی کے باوجود، بہت سے پرانے نظریات کا اعادہ کرتا ہے۔ جسے قرآن کے متعلق اس کے علاوہ بھی دیگر حالیہ کاموں میں دیکھا جاسکتا ہے۔
- اس مثبت تبدیلی کے باوجود یہ کہنا مشکل ہے کہ اب ان کی تشریحات، تحقیقی کام مستند اور اسلامی نکتہ نظر کا صحیح ترجمان ہے۔ بلکہ اب اس کے مباحث میں اور طرح کی الجھنیں موجود ہیں۔ مثلاً حروف مقطعات[23] کی بحث میں شامل مقالہ جات اور قراءات وعلوم القرآن کی دیگر مباحث کو بالکل سطحی انداز میں چند علماء کی آراء پر مشتمل ایسے نظریہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے گویا قرآن کریم کی مباحث اختلافات کا ایک مجموعہ ہو۔
- اس انسائیکلوپیڈیا میں قرآن کے بہت سے موضوعات، اصطلاحات کا احاطہ کیا گیا ہے۔ تاہم بہت سے بنیادی نوعیت کے موضوعات اور اصطلاحات کو شامل نہیں کیا گیا مثلاً بنیادی اصطلاح ''اللہ'' کا کوئی اندراج نہیں۔ جبکہ بہت سی غیر متعلقہ اصطلاحات اور موضوعات کو شامل کیا گیا ہے مثلاً فرنیچر، ٹیلنٹ، افریقی ادب وغیرہ۔
- انسائیکلوپیڈیا آف قرآن کے بعض سطحی نوعیت کے مقالہ جات کی تحقیق کے علاوہ مسلمان سکالرز کی طرف سے اجتماعی طور پر اس کے بنیادی مباحث و مسائل پر توجہ دینے کی اشد ضرورت ہے۔ تاکہ جو موضوعات قرآنیات کے حوالہ سے پیش کیے گئے ہیں اور اسلامی نکتہ نظر سے ان میں اصلاح کی ضرورت ہے یا وہ حقائق سے ہٹ کر ہیں ان کا علمی انداز میں نقد کیا جائے اور ساتھ ہی ساتھ ایسے موضوعات کی طرف اشارہ کیا جائے کہ جن کا ہونا قرآنیات کے باب میں کسی بھی متعلقہ کتاب میں ہونا ضروری ہے۔

حوالہ جات:

1: رسائل في الأديان والفرق والمذاهب لمحمد الحمد – ص 171

2: المبشرون والمستشرقون في موقفهم من الإسلام - المجلد 1 - الصفحة 1 - جامع الكتب الإسلامية

https://ketabonline.com/ar/books/4136/read?page=4&part=1#p-4136-4-7

[3]: (مستشرقین اور قرآن کریم، ثناء اللہ حسین، ص21، ناشر: علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی، اسلام آباد سال اشاعت:2012) نیز دیکھیے: (الاستشراق رسالۃ الاستعمار، ڈاکٹر ابراہیم الفیومی، ص143، القاہرۃ، 1993)

[4]: (الاستشراق رسالۃ الاستعمار، ڈاکٹر ابراہیم الفیومی ص144)

[5]: *Edward Said, Orientalism: a Brief Definition, p.1and 120, New York, Vintage, 1979*

6: (الاستشراق و القرآن الكريم بين الإنصاف و الإجحاف بحث مقدم إلى الدورة العلمية التكوينية "القرآن الكريم و خطابه المتجدد" تطوان : من 21 إلى 26 نومبر 2006 ، من الباحث محمد بن صالح ص : 3)

7: اضواء علی الاستشراق و المستشرقون ڈاکٹر احمد دیاب ص13، مطبوع: وکالۃ الاہرام للتوزیع سال1998۔

[8]: مستشرقین اور قرآن کریم، ثناء اللہ حسین، ص40-42۔

[9]: الاستشراق و الخلفية الفكرية للصراع الحضارى، زقزوق، محمود، ص 41، كتاب الامة، قطر، مكتبة الرسالة، بيروت 1405

10: مثلاً دیکھیے:

The Qur'an, Orientalism and the Encyclopedia of the Qur'an an article by Muzaffar Iqbal published in the Journal of Qurāanic Research and Studies, Volume 3 Issue 5, 2008.

[11]: کالج برائن ماور، پنسلوانیا میں خواتین کا لبرل آرٹس کالج ہے۔

[12]: https://en.wikipedia.org/wiki/Jane_Dammen_McAuliffe

[13]: القرآن والإستشراق المعاصر ، شمارہ نمبر 1 ، ص 95، بیروت لبنان ، سال اشاعت 2018-

14: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن دیباچہ ص X، جلد 1، مطبوعہ برل اشاعت اول 2001۔

15: أیضا۔

16: أیضا۔

17: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 6، ص 6 (اشاریہ کے صفحات 1 تا 15)، سال اشاعت 2006۔

18: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 6، ص 6 (اشاریہ کے صفحات 16 تا 35)، سال اشاعت 2006۔

19: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 6، ص 6 (اشاریہ کے صفحات 36 تا 228)، سال اشاعت 2006۔

20: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 6، ص 6 (اشاریہ کے صفحات 229 تا 415)، سال اشاعت 2006۔

21: انسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 6، ص 6 (اشاریہ کے صفحات 416 تا 810)، سال اشاعت 2006۔

[22] : Montgomery, Muslim- Christian encounters: perceptions and misperceptions (New York Routledge,1991), 148

[23]: نسائیکلوپیڈیا آف قرآن جلد نمبر 3، ص 312 ، سال اشاعت 2006۔

1:Muhammad al-hamd, Rasāil Fī AL-Adyān Wa al-firāq Wa al-Mazāhib, Dar ul Marifa, Beruit , Lubanan, 1426 H, P171

2:Muhammad Al Bahi, Al Mubashirūn Wa Al Mustashriqūn Fi Mauqifihim Min Al Islām, Matabat Al Azhar, 2018,Vol.1,P 1.
https://ketabonline.com/ar/books/4136/read?page=4&part=1#p-4136-4-7

3: Snāullāh Husaain, Mustashriqīn aur Qurān, Allāma Iqbāl Open University, Islāmābād, 2012, P 21

Al Fiyūmī, Dr Ibrāhīm, Al Istishrāq Risālatul Istimār, Darul Fikr Al Arabi, 2009,P 143.

4: Al Istishrāq Risālatul Istimār, Dr Ibrāhīm Al Fiyūmī P 144.

5 : Edward Said, Orientalism: a Brief Definition, p.1and 120, New York, Vintage, 1979.

6: Muhammad Bin Sāleh, Al Istishrāq Wa AL Qurān AL Karīm bain al Insāf Wa al Ijhāf , Qazi Ayaz University, Morocco, 2006, P 3.

7: Diyab , Dr Ahmad, Azdwāh Ala Al Istishrāq Wa Al Mustashriqūn, wakalah al-ehram,1998, P 13.

8: Snāullāh Husaain, Mustashriqīn aur Qurān, Allama Iqbal Open University, Islamabad, 2012, P 40-42.

9: Zuqzūq, Mahmūd , Al Istishrāq Wa al Khalfiat ul Fikria Al-misra Al- Hizārī, maktaba al-risala, birut, labnan, 1405H, P 41.
10: The Qur'ān, Orientalism and the Encyclopedia of the Qur'ān an article by Muzaffar Iqbāl published in the Journal of Qurāanic Research and Studies, Volume 3 Issue 5, 2008.
12: **https://en.wikipedia.org/wiki/Jane_Dammen_McAuliffe**
13: Al Qurān Wa Al Istishrāq AL Muaāsir, Issue 1,, birut, labnan, 2018, P: 95
14: Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2001, vol 1, Preface p x.
17: Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2006, vol 6. P 6.(1-15).
18: Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2006, vol 6. P 6.(16-35).
19: Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2006, vol 6. P 6.(36-228).
20 Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2006, vol 6. P 6.(229-415).
21: Dammen_McAuliffe, Encyclopedia of Qurān, brill, leiden, boston, 1st edition 2006, vol 6. P 6.(416-810).
22: : Montgomery, Muslim- Christian encounters: perceptions and misperceptions (New York Routledge,1991), 148.
22: Encyclopedia of Quran vol.3, p 312